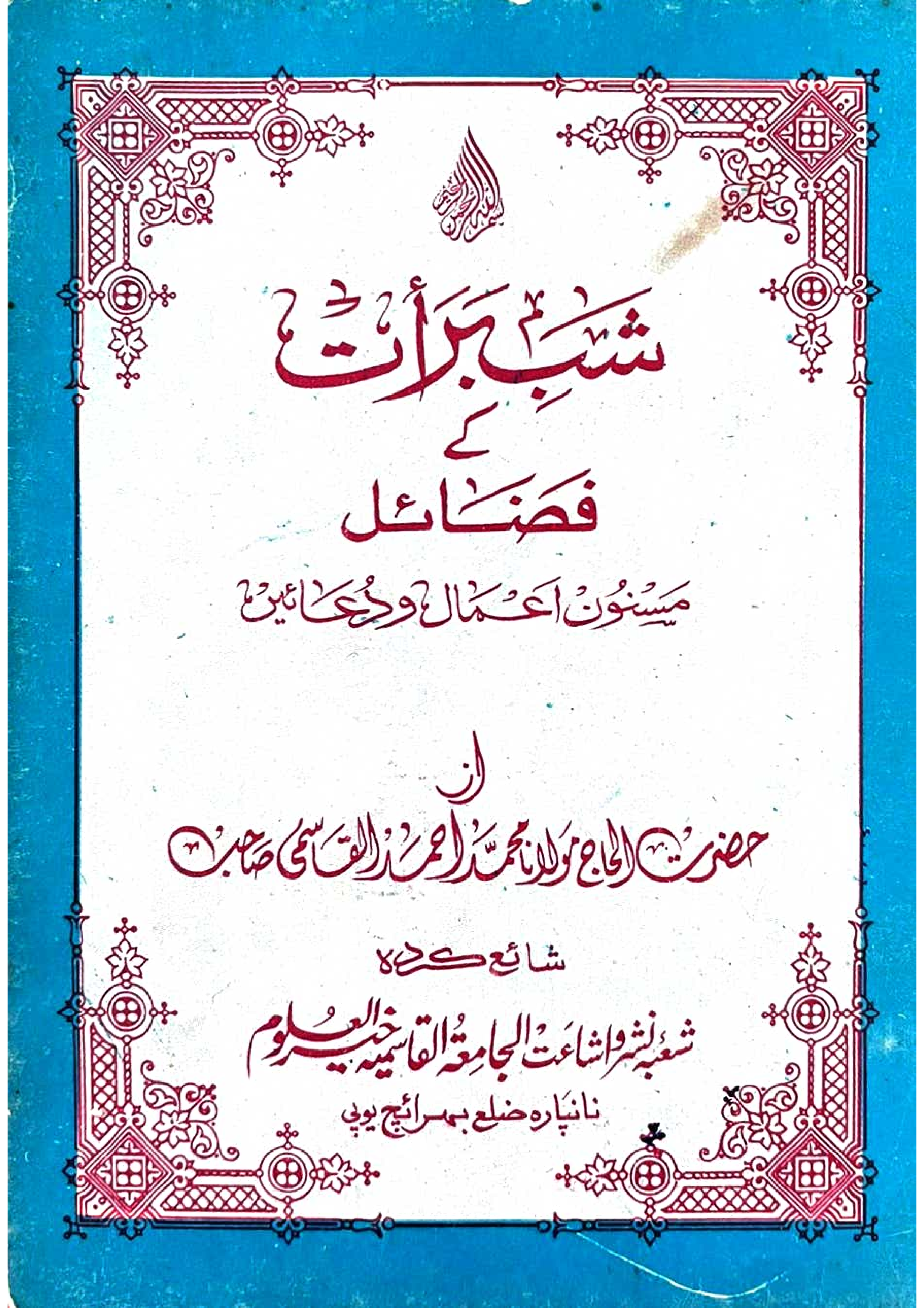

بسم اللہ الرحمن الرحیم
شبِ برأت
کے
فضائل
مسنون اعمال و دعائیں
از
حضرت الحاج مولانا محمد احمد القاسمی صاحب
شائع کردہ
شعبۂ نشر و اشاعت الجامعۃ القاسمیہ خیر العلوم
نانپارہ ضلع بہرائچ یوپی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تعالیٰ نے اپنی خاص مصلحت سے کچھ مخصوص دنوں اور راتوں میں فضیلت رکھی ہے، اُن ہی میں سے شعبان المعظم کی پندرہویں شب اور پندرہ تاریخ کا دن بھی ہے، اکثر مساجد میں شبِ برأت اور شبِ قدر کے لیے ایسی دُعائیں لٹکی ہوئی نظر آتی ہیں جو اگرچہ کچھ بزرگوں کے یہاں مروّج ہیں لیکن حدیث شریف میں وہ نہیں ملتیں، جبکہ سب سے زیادہ قابلِ قبول وہی دعا ہے جو خود اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں تعلیم فرمائی ہے یا جو حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک زبانِ مُبارک سے نکلی ہے۔

● اس لیے ناچیز نے مستند و معروف کتبِ حدیث کے حوالوں سے شبِ برأت کے فضائل اور اس کے وہ اعمال اور دعائیں جمع کر دی ہیں جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں۔ اس رات میں ان اعمال کا اہتمام کیجیۓ اور ان ہدایات پر عمل کیجیۓ اور ان دعاؤں کے علاوہ بھی اپنے لیے، اپنے بھائیوں کے لیے، اپنے وطن کے لیے اسلام اور عالمِ اسلام کے لیے خوب جی لگا کر دعائیں کیجیۓ۔

اس رات کو ایک جشن کے طور پر منانا اور کھیل تفریح میں کھو دینا اس کی بہت ناقدری ہے۔ کوشش کیجیۓ کہیں تنہائی میں اللہ کی یاد میں، نمازیں اور دُعا میں کچھ وقت گزر جائے۔

(۱) حضرت اسامہؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم سے عرض کیا کہ حضور! آپ کسی مہینہ میں بھی اتنے (نفل) روزے نہیں رکھتے جتنے شعبان میں رکھتے ہیں (ایسا کیوں ہے؟) آپؐ نے ارشاد فرمایا: یہ رجب اور رمضان کے درمیان ایک

ایسا مہینہ ہے جس کی طرف سے لوگ غفلت برتتے ہیں جب کہ اس مہینہ میں پروردگار عالم کی بارگاہ میں (سال بھر کے) اعمال پیش کیے جاتے ہیں تو میں یہ چاہتا ہوں کہ جب میرے اعمال پیش کیے جائیں تو میں روزے سے ہوں۔ ——— (النسائی- الترغیب ص ۱۱۶/۲)

(۲) اسی طرح کا سوال حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بھی کیا تھا تو آپؐ نے فرمایا: اس مہینہ میں اللہ تعالیٰ آنے والے سال میں جتنے لوگ مرنے والے ہیں ان کا فیصلہ فرما دیتا ہے تو میں یہ چاہتا ہوں کہ میرا جب فیصلہ ہو تو میں روزہ کی حالت میں ہوں۔ ——— (ابویعلی- الترغیب ص ۱۱۷/۲، مجمع الزوائد ص ۱۹۲/۳)

(۳) حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ شعبان جب آدھا ہو جاتا ہے تو اس رات میں اللہ تعالیٰ اپنی تمام مخلوق کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور اپنی تمام ہی مخلوق کی مغفرت فرما دیتا ہے، سوائے شرک کرنے والے اور کینہ رکھنے والے کے۔ ——— (طبرانی کبیر واوسط ورجالہما ثقات، وصحیح ابن حبان، وبیہقی، وابن ماجہ عن ابی موسیٰؓ والبزار والبیہقی عن ابی بکرؓ بنحوہ باسناد لاباس بہ- الترغیب ص ۱۱۸/۲ وص ۴۵۹/۳ ومجمع الزوائد ص ۶۵/۸، الدر المنثور ص ۲۷/۶)

(۴) حضرت عائشہؓ نے ایک شب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بستر پر نہ پایا تو وہ آپؐ کی تلاش میں نکلیں تو دیکھا کہ آپؐ بقیع (کے قبرستان) میں مومنین و مومنات اور شہداء کے لیے دعائے مغفرت فرما رہے ہیں، گھر واپس آکر جب انھوں نے اس کی وجہ پوچھی تو آپؐ نے ارشاد فرمایا: یہ شعبان کی پندرہویں شب ہے اس میں اللہ تعالیٰ قبیلۂ بنو کلب کی بکریوں کے بالوں کے بقدر گناہگاروں (یعنی بے شمار انسانوں) کو بخشتا ہے، لیکن شرک کرنے والوں، کینہ رکھنے والوں، رشتہ داروں سے بدسلوکی کرنے

والوں، ٹخنوں سے نیچے کپڑے لٹکانے والوں، والدین کے نافرمانوں اور شراب کے عادی لوگوں کی طرف نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھتا۔ ——— (ترمذی، ابنِ ماجہ، ابن ابی شیبۃ، بیہقی۔ الترغیب ص ۱۱۸/۲ وص ۴۵۹، وتفسیر روح المعانی ج ۲۵ ص ۱۰۲)

⑤ بیہقی کی روایت میں یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ نے اس کے بعد پھر نماز پڑھی اور بہت دیر تک سجدہ کیا جس میں آگے لکھی ہوئی نمبر ۱ والی دعاء فرمائی، اور صبح کو آپ ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو تعلیم دی کہ عائشہ! اس دعاء کو یاد کرلو اور دوسروں کو بھی سکھادو، مجھے یہ دُعاء حضرت جبرئیل علیہ السلام نے سکھائی ہے اور یہ کہا ہے کہ میں اسے سجدے میں بار بار دہراؤں۔ ——— (الترغیب ص ۴۶/۳، الدرالمنثور ص ۲۷/۶)

⑥ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب آدھے شعبان کی رات آئے تو اس رات کو نمازیں پڑھا کرو اور اس دن کا روزہ رکھا کرو، اس رات میں اللہ تعالیٰ مغرب کے وقت سے ہی آسمانِ دنیا پر نزول فرماتا ہے اور اعلان فرماتا ہے کہ ہے کوئی بخشش مانگنے والا کہ میں اسے بخش دوں؟ ہے کوئی روزی مانگنے والا کہ میں اسے روزی سے نواز دوں؟ ہے کوئی مصیبت زدہ کہ میں اسے عافیت عطا کروں؟ ہے کوئی سائل کہ میں اس کا سوال پورا کردوں؟ ہے کوئی ایسا، ہے کوئی ویسا۔ یہی اعلان صبحِ صادق تک جاری رہتا ہے۔ (ابن ماجہ ص ۱۰۰، بیہقی فی شعب الایمان، الترغیب ص ۱۱۹/۲، روح المعانی، ج ۲۵، ص ۱۰۲، الدرالمنثور ص ۲۶/۶)

شب برأت کی مسنون دعائیں

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ جَلَّ وَجْهُكَ، لَآ اُحْصِیْ ثَنَآءً عَلَيْكَ، اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ۔ (رواہ مسلم والبیہقی عن عائشہ رضی اللہ عنہا۔ مشکوٰۃ، ج ۱، ص ۲۸۱ حدیث نمبر ۸۹۳، الترغیب ج ۲، ص ۱۱۹ و ج ۳، ص ۶۰۴، الدر المنثور ج ۶، ص ۲۷)

ترجمہ: "اے اللہ! تیری خوشنودی کے ذریعہ میں تیرے غیظ و غضب سے پناہ مانگتا ہوں، اور تیری معافی کے ذریعہ تیری سزا سے پناہ مانگتا ہوں، اور میں تجھ سے تیرے ہی ذریعہ پناہ مانگتا ہوں، تیری ہستی بہت عظیم ہے، میں تیری پوری تعریف بیان نہیں کر سکتا، تو ویسا ہی ہے جیسا کہ خود تو نے اپنی تعریف فرمائی ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ آپ نے اس دعاء کے بعد یہ بھی فرمایا کہ میں بھی وہی کہتا ہوں جو میرے بھائی داؤد علیہ السلام نے (دُعاء کے دوران سجدے میں) کہا تھا کہ: اَعْفِرُ وَجْهِیْ فِی التُّرَابِ لِسَيِّدِیْ وَحُقَّ لَهٗ اَنْ يُّسْجَدَ ۔

(بیہقی عن عائشہؓ۔ الدر المنثور، ج ۶، ص ۲۷)

ترجمہ: "میں اپنا چہرہ خاک میں ملاتا ہوں اپنے مالک کے سامنے، اور اس کی یہی شان ہے کہ اسے سجدے کیے جائیں"۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس رات میں سجدے کی حالت میں یہ دعا بھی فرمائی ہے۔ سَجَدَ لَكَ خَيَالِیْ وَسَوَادِیْ، وَاٰمَنَ بِكَ فُؤَادِیْ،

فَهٰذِهٖ يَدِيْ وَمَاجَنَيْتُ بِهَا عَلٰى نَفْسِيْ، يَا عَظِيْمُ يُرْجٰى لِكُلِّ عَظِيْمٍ، يَا عَظِيْمُ اِغْفِرِ الذَّنْبَ الْعَظِيْمَ، سَجَدَ وَجْهِيْ لِلَّذِيْ خَلَقَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ۔ ——— (بیہقی عن عائشہؓ۔ درمنثور ج۶ ص ۲۷)

"(الٰہی!) میرا وجود اور میری ہستی تیرے سامنے سجدہ ریز ہے، میرا دل تیرے اوپر ایمان لایا، (لے) یہ میرا ہاتھ اپنے ان تمام جرائم سمیت (تیرے سامنے ہے) جو میں نے اس سے اپنے اوپر کیے ہیں، اے عظیم المرتبت! ہر بڑے معاملہ میں تیری ہی طرف آس لگتی ہے۔ اے عظیم المرتبت! میرے بڑے بڑے گناہوں کو بخش دے میرا چہرہ سجدہ ریز ہے اس ہستی کے لیے جس نے اسے پیدا کیا اور سننے اور دیکھنے کی صلاحیت بخشی۔"

اس مبارک رات میں آپؐ نے سجدے کی حالت میں یہ بھی دعاء فرمائی ہے:

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ قَلْبًا تَقِيًّا مِّنَ الشَّرِّ نَقِيًّا لَا جَافِيًا وَّلَا شَقِيًّا

——— (حوالۂ بالا)

"اے اللہ! مجھے پرہیز گار دل عطا فرما، جو برائیوں سے پاک ہو۔ وہ نہ سخت ہو، (کہ کسی چیز کا اثر قبول نہ کرے) اور نہ بدبخت ہو۔"

خواستگارِ دعاء:

محمد احمد القاسمی

مہتمم الجامعۃ القاسمیہ خیر العلوم

نانپارہ۔ یو۔ پی